بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۹ شہادت ۱۳۴۳ھش ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۹ اپریل ۱۹۶۴ء	نمبر ۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو اسہال کی تکلیف ہو گئی۔ شام کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر تھی، اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل دعائیں اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں

باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں

"دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں انکو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالےٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پا لیتا ہے۔ کیا خدا تم انسان جیسا بھی نہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اُس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اھدنا الصراط المستقیم ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہوگا جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی محبت کے دریا میں غرق کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے زمرہ میں جو منقطعین ہیں داخل ہو کر یہ وہ انعامات الٰہی حاصل کرے گا جیسے عادت اللہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ یہ کبھی کسی نے نہیں سنا ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک راستباز متقی کو رزق کی مار دے بلکہ وہ تو سات پشت تک بھی رحم کرتا ہے۔ قرآن شریف میں خضرؑ و موسےٰؑ کا قصہ درج ہے کہ انہوں نے ایک خزانہ نکالا اس کی بابت کہا گیا کہ ابوھما صالحاً۔ اس آیت میں ان کے والدین کا ذکر تو ہے لیکن یہ ذکر نہیں کہ وہ لڑکے خود کیسے تھے۔ باپ کے طفیل سے اس خزانہ کو محفوظ رکھا تھا اور اس لئے ان پر رحم کیا گیا۔ لڑکوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ستاری سے کام لیا۔

توریت اور ساری آسمانی کتابوں سے پایا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ متقی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس لئے پہلے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں جن سے نفس امارہ نفس مطمئنہ ہو جائے اور اللہ تعالےٰ راضی ہو جاوے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم کی دعائیں مانگو کیونکہ اس کے قبول ہونے پر جو یہ خود مانگتا ہے خدا تعالےٰ خود دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۵ تا صفحہ ۳۸۶)

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم شیخ محمد حسن صاحب فیکٹری ایریا لائل پور نے مکرم شیخ صاحب مرحوم کی طرف سے ہسپتال میں ایک کمرہ بنانے کے لئے مبلغ دس ہزار روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے جزاھا اللہ احسن الجزاء

مکرمہ بیگم صاحبہ اور ان کی بچی و نواسی کے لئے خاص طور پر خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں لڑکیوں کیلئے مڈل سکول کا قیام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں مکرمہ محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر سرپرستی لڑکیوں کے لئے مڈل سکول قائم کیا گیا ہے اردگرد کے دیہات کے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو کثرت سے یہاں داخل کرائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ ۱۱ اپریل ۶۴ء سے شروع ہو کر اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔ خواہشمند احباب سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرائیں سکول ہذا بفضلہ تعالےٰ مڈل تک پہنچ چکا ہے۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔

ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اپریل ۶۴ء

مولوی عزیز زبیدی کی مغالطہ انگیزیاں

مولوی عزیز زبیدی صاحب کا ایک مضمون ایشیا میں اتحاد علماء کے متعلق نکلا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ :-

"اسلام کے مستقبل کا انحصار علماء کی منظم تبلیغی مساعی پر ہے خاص کر بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے جن وسائل اور ذرائع کی ضرورت ہے وہ تمام علماء کی یکجہتی کے بغیر ہاتھ نہیں آسکتے بعض ممالک میں اسلام کے نام پر احمدیوں نے تبلیغ کا جو جال بچھا رکھا ہے وہ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کی فوری توجہ کا متقاضی ہے۔

بیرون ملک دنیا کے بے خبر ممالک میں اپنی مخصوص اغراض کی تکمیل کے لئے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک اور اسلام کا نام استعمال کرنا، پاک ناموں کا ایسا بے جا استعمال ہے کہ اس فریب کا پردہ چاک کرنیکی اشد ضرورت ہے۔ یہ کام بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ علماء ایک متحدہ محاذ بنائیں اور اسلام اور داعی اسلام کے پیغام کا منظم دفاع اور تبلیغ کریں۔ اس کے علاوہ دینِ اسلام کے مقابلے میں لادینی کی جو تحریکیں چل نکلی ہیں ان کا انسداد کیا جائے اور ان کے مقابلے میں اسلام کی برتری اور حقانیت ثابت کی جائے۔ اگر ہم گھر میں ہی ایک دوسرے کی تغلیط پر کمربستہ رہے تو پھر قادیانیت اور اس نوع کی دوسری تحریکوں اور انکار سنت کے فتنوں کا استیصال کیسے ہوگا؟"

(ایشیا $\frac{1}{64}$ ۲۹ صلہ)

ہم نے $\frac{2}{64}$ کے الفضل میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ :-

"آخر میں ہم "اتحاد" کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں جو دراصل ہمارے اس مضمون پر قلم اٹھانے کا باعث بنی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اہل علم حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ پاکستان میں اہل علم کا اتحاد چاہتے ہیں اور واقعی سمجھتے ہیں کہ قوم و ملک کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر واویلا کرنا چھوڑ دیں۔ بڑے سے بڑے اختلاف کے لئے قوت برداشت پیدا کریں اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق کام کرنے دیں اس میں اگر ایک رخنہ بھی روا رکھیں گے تو سارے ارادے آب در غربال ہو کر رہ جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ دن رات فتنوں کے مٹانے میں لگے رہیں گے تو اصل کام کے لئے فرصت کہاں سے نکالیں گے پھر آپ سیاست میں بے شک بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اسلام کسی کو اس سے منع نہیں کرتا لیکن خدارا اسلام کو سیاست کا حاشیہ بردار نہ بنائیے۔ اسلام ایک شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں سیاست میں نہیں بلکہ روحانی زمین میں گڑی ہیں اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ بے شک احکم الحاکمین ہے لیکن وہ سیاست باز پارٹیوں کے ذریعہ اپنی اپنی حکومت کا نفاذ نہیں کرتا۔ اسلام آخر میں غالب آئے گا اور ضرور غالب آئے گا آپ اس ضمن میں بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے ہیں مگر صرف ان طریقوں سے جن کی نشاندہی قرآن و سنت میں ملتی ہے۔

من نہ گوئم کہ ایں کن و آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن"

(ایضاً)

اب ایشیا مورخہ $\frac{3}{64}$ ۱۳ میں آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں :-

"ایشیا میں بات ہم نے صرف اتنی لکھی تھی کہ مرزائی دوست، دنیا کی بے خبر قوموں میں نام تو قرآن حکیم، محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور حدیث پاک کا لیتے ہیں لیکن حلقہ اپنی خانہ ساز نبوت کا بناتے اور وسیع کرتے ہیں۔ اور ہم نے یہ بات بلاوجہ نہیں لکھی تھی کیونکہ جب ہم ان کی دعوت اور طریق کار کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھ کر حد درجہ دکھ ہوتا ہے کہ ان کی دعوت کا رخ مکے اور مدینے کی طرف نہیں ہوتا بلکہ قادیان اور ربوہ کی طرف ہوتا ہے۔ وہ بلاتے ہیں تو احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کی طرف بلاتے ہیں ۔۔۔ جب وہ عیسائی دنیا کے کسی فرد کو مسلمان کر کے لاتے ہیں تو اس کو خاک حجاز کی طرف نہیں لے جاتے بلکہ قادیان یا ربوہ کی آغوش میں لا پھینکتے ہیں ملت اسلامیہ کا مرکز کعبۃ اللہ ہے مگر ان کا مرکز قادیان اور ربوہ ہے ان کی دعائیں قادیان کے لئے وقف ہیں خاکِ حجاز کے کسی ذرہ کے لئے نہیں ہیں۔ چنانچہ الفضل کے اسی شمارہ میں جس میں ہمیں بالخصوص یاد کیا گیا ہے لیلۃ القدر میں دعاؤں کے انتخاب کے لئے جو مشورے دیئے گئے ہیں ان میں بیت اللہ اور مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ

قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے۔ (الفضل ص۴ کالم ۲)

اگر جماعت اور قوم یاد آئی ہے تو بالخصوص "احمدیت" اس کے مبلغین، مرکزی کارکن اور ان کے خلیفہ صاحب یاد آتے ہیں ص۸۔

پاکستان بنتے پر ان کے خلیفہ نے نہایت درد بھرے لہجے میں کہا کہ "دنیا میں "ہر شخص کے لئے آزادی ہے سوائے ہمارے مسلمانوں کیلئے قبلہ ہے اور ہندوؤں کے لئے بھی تیرتھ ہیں وہ چھوڑ کر جا سکتے ہیں ۔۔۔۔ مگر ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ایک عمارت جو مٹی اور اینٹوں کی بنی ہوتی ہے اس سے ایک مومن کی جان کہیں قیمتی ہے لیکن جب وہ عمارت اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہونے لگے اور شعائر اللہ بن جائے تو اس کی حفاظت کے لئے سینکڑوں مومنوں کی جان بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور انہیں خوشی سے قربان کیا جا سکتا ہے۔ (الفضل جلد ۲۵ نمبر ۸ ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ص۲)۔ قارئین اس اقتباس کو نہایت غور سے پڑھیں اور پھر غور فرمائیں کہ ان کے سامنے اب کون سا قبلہ ہے اور کونسا مقام "مقدس" مقام ہے؟ ان اب آپ غور فرمائیں کہ جس جماعت کے شب و روز اوڑھنا بچھونا یہ ہو کہ کام تو اسلام کا کرے لیکن مطلب اپنا نکالے ان کے سلسلہ میں علمائے کرام کی توجہ مبذول نہ کرائی جائے تو کیا کیا جائے؟ اگر اس کے باوجود یہ حضرات بات کا بتنگڑ بنانے کی کوشش میں لگ جائیں تو پھر خدا ہی حافظ۔"

(ایشیا $\frac{4}{64}$ ۳۱ ص۱۲)

ہم نے یہ طویل عبارت اس لئے نقل کی ہے کہ زبیدی صاحب کو گلہ نہ ہو کہ آپ کی عبارت کو کاٹا چھانٹا گیا ہے۔ خیر۔ اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح یہ لوگ احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں یا کم از کم احمدیت کو کس طرح غلط طور پر خود سمجھتے ہیں اس عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ احمدی اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو صرف نام استعمال کرتے ہیں ورنہ دراصل یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت منوانے ہیں اسلام سے ان کو کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ اسی لئے فرماتے ہیں :-

"ہمیں یہ دیکھ کر حد درجہ دکھ ہوتا ہے کہ ان کی دعوت کا رخ مکے مدینہ کی طرف نہیں ہوتا بلکہ قادیان اور

(باقی ص۸ پر)

ہمیں صرف اپنے خدا کا سہارا

مبارک تمہیں ماسوا کا سہارا
ہمیں صرف اپنے خدا کا سہارا
مسیحا کی سانسوں نے ہم کو بقا دی
خضرؑ ڈھونڈیں آبِ بقا کا سہارا
ہے تم سے وفا کی توقع نہ خواہش
بہت ہے تمہاری جفا کا سہارا
بڑے طاق ہیں گرچہ وہ افترا میں
مگر تا بکے افتراء کا سہارا
وہی اپنا ہے شافعِ روزِ محشر
ہے تنویرؔ کو مصطفےٰؐ کا سہارا

لنڈن مشن (انگلستان) کے زیر اہتمام

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پچاس سالہ دور خلافت کی خوشی میں

عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

(از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن)

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے زمام خلافت سنبھالے پچاس سال پورے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیات مقدسہ اور کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالنے کے لئے ۱۴ مارچ کو مشن ہذا میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی اطلاع بذریعہ سرکولر تمام دوستوں کو دے دی گئی۔ لجنہ اماء اللہ لنڈن نے بھی اسی دن مشن ہاؤس میں جلسہ کا انتظام کیا۔ باوجود بارش اور شدید سردی کے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے جلسہ مسجد کے اندر منعقد ہوا۔ مستورات کو آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ نے کی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت مختصراً بیان کی۔ اور بتایا کہ امسال ۱۴ مارچ ہر لحاظ سے خلافت ثانیہ کے قیام کے دن سے مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو بھی ہفتہ کا دن تھا اور ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو بھی ہفتہ کا ہی دن ہے۔

پہلی تقریر مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ نے کی۔ آپ نے حضور اقدس کی حیات مقدسہ کے چیدہ چیدہ واقعات پیش فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ۵۰ سالہ دور خلافت میں حضور اقدس نے ۳۲۵۰ مرتبہ خطبات جمعہ ارشاد فرمائے پھر جلسہ سالانہ کی تقاریر اور نکاح وغیرہ کے خطبات اگر سب ملا لئے جائیں۔ تو غالباً دنیا کا کوئی بھی انسان حضور اقدس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کی ہر تقریر نئے نئے موضوعات اچھوتے انداز اور حقائق و معارف پر مشتمل ہوتی رہی ہے۔ اور آپ نے ہر دفعہ قرآن مجید کے نئے نکات بیان فرمائے۔ آپ نے حضور اقدس کی تصنیفات، ملاقاتوں اور دیگر مصروفیات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور آج حضور اقدس کی خدمت میں بہترین طور پر خراج تحسین پیش کی۔

دوسری تقریر مکرم عبد العزیز صاحب نے فرمائی۔ آپ نے حضور اقدس کی بے نظیر شفقت کے واقعات بیان فرمائے۔ نیز حضور اقدس نے ان کو ۱۹۵۵ء میں ملاقات کے دوران جو ہدایات دی تھیں انکو بیان فرمایا۔ آخری اور صدارتی تقریر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور حضور کے وجود سے اس کا پورا ہونا ثابت کیا۔ اور دوستوں سے حضور کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرنے کی اپیل کی۔ نیز حضور اقدس کے جاری کردہ مبارک کاموں تبلیغ و جماعتی تربیت کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے کی تحریک کی۔

اس کے بعد ایک لمبی اجتماعی دعا حضور کی صحت و شفاء تندرستی کے لئے کی گئی۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اپنے مولا کے حضور حضرت اقدس کی درازی عمر اور صحت یابی کے لئے پرنم نہ تھی اور سب عاجزانہ دست بدعا تھے کہ اے ہمارے قادر و توانا خدا تو اپنے اس اولوا العزم خلیفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما۔ تا ہم پھر حضور کی بابرکت صحبت سے فیض یاب ہو سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے متعلق

حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رؤیا

از مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت کراچی

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ایک مضمون بعنوان "ایک روایت ایک امانت" شائع ہوا ہے اس مضمون میں حضرت سیدہ صاحبہ نے روایت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

"کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ محمود کی خلافت کی بابت ان لوگوں کو بتا دیں پھر میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت پر خود ہی ظاہر ہو جائے گا"

یہ روایت بالکل سچ اور حق پر مبنی ہے۔ میرے دادا جان حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور) کو بھی ایک رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت محبت سے فرمایا کہ میاں محمود کے پیچھے چلے جائیں آپ کا رؤیا درج ذیل ہے۔

خلافت ثانیہ کے قیام سے قبل آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مکان کی چھت پر چند لوگ جمع ہیں۔ اور کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اسی اثناء میں کچھ لوگ مولوی محمد علی صاحب کے پیچھے مغرب کی جانب چل رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ میاں محمود احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے پیچھے مشرق کی طرف چل پڑے ہیں اور میں درمیان میں کھڑا سوچتا ہوں کہ یا الٰہی میں کس طرف جاؤں۔ دیکھا کہ اچانک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جگہ تشریف لائے ہیں اور نہایت محبت سے مجھے فرمایا کہ آپ میاں صاحب کے پیچھے چلے جائیں۔ اس کے بعد آپ بیدار ہو گئے۔

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمارے دادا جان کو رؤیا میں قبل از وقت بتا دینا نہایت باعث رحمت و برکت ثابت ہوا۔ اس رؤیا کے چند دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی اس وقت جہاں بعض لوگ بڑے تذبذب اور پریشانی کے عالم میں مبتلا تھے۔ کہ وہ کونسی راہ اختیار کریں۔ وہاں ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ نے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بلا تامل بیعت کر لی فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

جماعت کے مخیر دوست حصہ لے کر ثواب کمائیں

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں —

اس وقت سکولوں کے نتائج نکل رہے ہیں اور غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اونچی جماعتوں میں داخلہ کی رقوم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے مہیا نہ ہونے پر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء از خود تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کار آمد وجود بن گئے۔ پس ان دنوں جماعت بندی کا وقت ہے۔ پس جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھ کر اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ نظارت خدمت درویشاں کی طرف سے ان طلباء کی امداد کی جاتی ہے جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق افسر درسگاہ اور جماعت کے صدر کی رپورٹ بھی تسلی بخش ہوتی ہے۔ پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آئیں۔ اور اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے ہونہار بچوں کی خدمت کا ثواب کمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

آنحضرتؐ کے ارشادات کی اہمیت

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
"بلّغوا عنّی ولو آیۃ"
(البخاری)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور پہنچاؤ میرے حکم لوگوں کو چاہے ایک ہی حکم ہو۔

تشریح:۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں امتیازی امر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوا اور خدا تعالیٰ نے آپ کے قلب مطہر پر عظیم الشان مقدس کتاب قرآن مجید نازل فرمائی فرشتوں کا نزول آپ پر ہوتا تھا۔ اس پاکیزہ ماحول نے آپ کے دماغ پر روحانی تقدس کے نمایاں اثرات چھوڑے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جو آج سے چودہ سو سال پہلے بیان کئے گئے اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے اس دنیا کی تصویر اور حالات پیش کر دیئے گئے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی احادیث میں وہ نقشہ کھینچ دیا گیا ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے آج دیکھ رہے ہیں اور ہمارے کان آج سن رہے ہیں۔ امت محمدیہ میں جو فتنے رونما ہوئے ان کا اظہار بھی آپ نے احادیث میں کر دیا اور ان بیان کردہ فرمودات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان احادیث کی روشنی لیں اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت بنائیں۔ اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ میری حدیث کا راوی بہت ہی احتیاط سے حدیث کو بیان کرے اور اپنی طرف سے کچھ بھی نہ بیان کرے لفظ "عنّی" کا واضح مفہوم یہی ہے کہ اس میں کمی بیشی نہ ہو اور احتیاط کا پہلو غالب ہے اور اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ کو امت کے سامنے بیان کر کے تزکیہ نفوس کیا جائے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں قرآن کریم کے بعد حدیث کو امتیازی مقام حاصل ہے کیونکہ احادیث الرسول ہماری زندگی کے ہر لمحہ میں بمنزلہ قندیل و مشعل کے ہیں۔

وانما الاعمال بالنیات

اولاد کی تربیت والدین کے ذمہ ہے

ما من مولود الا یولد
علی الفطرۃ فابواہ
یہوّدانہ او ینصّرانہ
او یمجّسانہ کما
تنتج البہیمۃ بہیمۃ
جمعاء ہل تحسون
فیہا من جدعاء (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نوزائیدہ بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن بعد ازاں بچے کے والدین اس کو یہودی عیسائی یا مجوسی (صفات و اخلاق کا) بنا دیتے ہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح ہر مادہ پورا بچہ جنتی ہے اور تم ان میں کوئی کان کٹا بچہ نہیں دیکھتے"

تشریح:۔ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کی تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے اعلیٰ مثال اور تشبیہ دے کر والدین کو کلیتہً ذمہ دار اور نگران قرار دیا ہے جو والدین بچوں کی تربیت کے لئے اپنے آپ کو نگران نہیں سمجھتے ان کے لئے یہ فرمان نبوی حجت قاطعہ کا مرتبہ رکھتا ہے اس حدیث میں اعتقادی کمزوریوں اور اخلاقی نقائص (جو ماحول کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں) کا بیان کر کے اصولی رنگ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر بچہ فطرتی لحاظ سے مسلمان پیدا ہوتا ہے اور وہ کامل مسلمان ہوتا ہے مگر والدین کی غفلت اور عدم تربیت کی وجہ سے وہی بچہ تثلیث، دہریت اور شرک سے محبت کرنے لگتا ہے اور برے امور ہیں جو انسانی اخلاق پر اثر انداز ہوتے ہیں جو والدین اپنی اولاد کی تربیت اور نگرانی بچپن سے ہی کرتے ہیں اور ان کی صحیح رنگ میں نگہداشت گھر کی چار دیواری میں کی جاتی ہے اور ان کے اخلاق و عادات کی اصلاح محبت و پیار سے کی جاتی ہے ایسے بچے ہی ہونہار ہوتے ہیں اور قوم کے مستقبل کے لئے معمار بن کر اپنے ملک اور خاندان کو چار چاند لگاتے ہیں اور والدین کے لئے بھی ایسے بچے قرۃ العیون کا درجہ رکھتے ہیں دیگر اولاد کا بد اخلاق ہونا در اصل والدین کے لئے دائمی سوگ اور ماتم ہوا کرتا ہے۔ اور خاندان بھی اس سے کمزور اور بدنام ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہائی زجر و توبیخ سے مندرجہ بالا مثال دے کر والدین کو کلیتہً اولاد کی تربیت کے لئے ذمہ دار گردانا ہے۔

شطرنج کی کراہت

عن ابی بریدۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
قال:۔ من لعب بالنردشیر
فکانما صبغ یدہ فی لحم
خنزیر ودمہ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابی بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شطرنج کھیلی گویا اس نے اپنے ہاتھ سؤر کے گوشت اور خون میں رنگ لئے۔

تشریح:۔ شطرنج لغو اور بیہودہ کھیلوں میں سے ہے اور جوئے کی ایک قسم ہے جو اپنے اندر وقت کا ضیاع لئے ہوئے ہے۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ ہی جسمانی لحاظ سے شطرنج کوئی مفید پہلو رکھتی ہے۔ یہ کھیل مکر۔ فریب۔ جھوٹ۔ لالچ۔ حسد۔ انتقام اور باہمی تنازعات کے پیدا کرنے اور ترغیب دلانے کا باعث بنتی ہے۔ اور اخلاق سے کنارہ کش ہو کر بے حیائی اور بے غیرتی کی تلقین کرتی ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شطرنج کا کھیلنے والا گویا اپنے ہاتھ کو خنزیر جیسے حرام اور مکروہ جانور کے گوشت اور خون سے رنگتا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے یہ کھیل انسان کو بے غیرتی کی تلقین کرتی ہے وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ شطرنج انسان کے ذہن و سائل کی تعلیم دیتی ہے اور ان کی عملی زندگی میں اس کے بہت سے فوائد ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں بلکہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے ایسے اشخاص عملی زندگی میں دوسروں سے زیادہ مشکلات میں ہوتے ہیں اور اپنی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کو اپنے ہاتھوں مسخ کر لیتے ہیں اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتے ہیں۔ الغرض یہ شطرنج ایک قسم کی انتہائی لغو کھیل ہے جس کے اخلاقی نقصانات بہت زیادہ ہیں۔

پس اس لغو کھیل سے پرہیز کرنا اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

تڑپ رہا ہے دلِ بے قرار، دیکھو تو
ہے کس طرح مرا سینہ فگار، دیکھو تو

ہے آہ ہی مرے ہونٹوں پہ کس طرح ٹھہری
ہے کب سے آنکھ مری اشکبار، دیکھو تو

جبینِ عجز ہے خم تیرے آستانے پر
جھکی ہوئی نگہ شرمسار دیکھو تو

ہے کون جس کو بلاؤں، سوا ترے پیارے
سنے گا کون مرا حالِ زار دیکھو تو

ہجومِ یاس میں ہے کون میرے دل کا رفیق
بجز ترے، مرے پروردگار دیکھو تو

کرم کرم!! کہ میں ہوں ایک بندۂ ناچیز
نگاہِ لطف کا امیدوار، دیکھو تو

ہے تجھ کو واسطہ تیری ہی ذات کا پیارے
اِدھر بھی ایک، فقط ایک بار، دیکھو تو

شفیع اشرف
راولپنڈی

گورونانک جی کا سفر مکہ

(از عباد اللہ گیانی)

(۲)

یہ حقیقت ہے کہ تمام سکھ مورخین اور مصنفین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی ایک مسلمان کے لباس میں "اللہ اکبر" کی اذانیں دیتے ہوئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ مگر سردار شمشیر سنگھ جی "اشوک" اور ان کے ہم خیال یہ خیال کرتے ہیں کہ گورو جی مکہ معظمہ جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سو گئے تھے۔ ہر ایک شریف اور سمجھدار سکھ اس بات کو تسلیم کرے گا کہ کسی شخص کا کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کا لباس اور طریق اختیار کر کے ان کے مقدس مقام میں داخل ہونا۔ اور پھر اس مقدس مقام کی طرف پاؤں کر کے سونا اخلاقی لحاظ سے بھی اور مذہبی لحاظ سے بھی کوئی پسندیدہ فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس بارہ میں گورو گوبند سنگھ جی کا یہ ارشاد سکھ کتب میں درج ہے کہ:-

"اوپر سے لباس سکھ کا رکھے
اور دل سے کپٹی اور من مکھ اور
پنتھ سے دشمنی کرے ...
میرے پیارے سکھو اس دشٹ
کی سنگت نہیں کرنی۔ یہ جاننا
کہ یہ سکھ کا بیٹا نہیں اور خود
بھی سکھ نہیں۔ کوئی چنڈال
ہے۔ دین دنیا میں اس کا منہ
کالا ہوگا۔

(ترجمہ از نیہ مکت گرنتھ ص۲۱۵)

گورو نانک جی نے خود بھی اس قسم کی ریاکاری کو ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

ساچی رہت ساچا من سوئی
من مکھ کتھنی ہے پر رہت ہوئی
ناویں بھولے تھاؤں نہ کوئی

(بلاول محلہ ۱ ص۸۳۱)

یعنی: قول اور فعل میں فرق من مکھتا (منافقت) کا نشان ہے۔ اور جن لوگوں کے دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ وہ منافق ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ ان کا کوئی ٹھکانا ہوتا ہے۔ مشہور سکھ بھائی ویر سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"اگر دل میں کچھ اور ہو۔
اور باہر سے اور اسے منافق
کہتے ہیں"

(نانک پرکاش سہاونت ص۶۵)

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"جو شخص دل سے سولہ آنے کھوٹا ہو اور باہر سے میٹھا بنے روحانی لوگ اسے پسند نہیں کرتے بلکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کھوٹے شخص کا کھوٹ ظاہر ہو جائے اور کوئی ایسا سبب بن جائے کہ کھوٹا اپنے بیرونی خوبصورت لباس کو اتار کر اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہو جائے تاکہ سچائی کے متلاشیوں کو دھوکہ نہ لگ سکے"

(ترجمہ از دھرم دا چھتر ص۵۵)

ان حوالہ جات کی روشنی میں میرے معزز دوست "اشوک" اور ان کے ہم خیال دوست کو ٹھنڈے دل سے اس امر پر غور کریں کہ کیا گورو نانک جی نے محض ریاء کے طور پر اسلامی لباس اختیار کیا تھا۔ اور لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے "اللہ اکبر" کی اذانیں دی تھیں۔ ہمارے نزدیک تو گورو نانک جی اللہ تعالیٰ کے ولی۔ اور ایک خدا رسیدہ اور برگزیدہ انسان تھے۔ ان کا اخلاقی معیار عام انسانوں سے بہت بلند تھا۔ انہوں نے جس بات کو حق سمجھا اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اسلئے ہم گورو نانک جی ایسے باخدا انسان سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ انہوں نے محض لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں آپ کا اسلامی لباس پہن کر مکہ معظمہ کا سفر اختیار کرنا اس قدر شہرت پا چکا تھا کہ آپ کی اس قسم کی تصاویر بھی تیار کروائی جاتی تھیں۔ جن میں آپ کو ایک مسلمان حاجی کی صورت میں دکھایا جاتا تھا۔ چنانچہ سنت تہل سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گورو گوبند سنگھ جی نے بھائی دنی چند اور بھائی مہرا وغیرہ پشاوری سکھوں کو چند تصاویر بطور بخشش کے دیں

"ان تصاویر میں ایک تصویر
گورو نانک جی کے مکہ کے حاجی
بنکر جانے والی بھی ہے"

(ترجمہ از راگ مالا منڈن ص۱۱۲)

پاکستان بننے سے قبل یہ تصویر مذکورہ بالا سکھوں کے اولاد کے پاس کوچہ ہستیاں پشاور میں تھی۔ اور ہر دیسی مہینہ کی پہلی تاریخ کو اس کے درشن بھی کروائے جاتے تھے

الغرض گورو نانک جی کا اسلامی لباس پہن کر مکہ شریف حج کے لئے جانا بہت شہرت حاصل کر چکا تھا۔ اور سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں ایسی تصاویر بھی تیار کروائی جاتی تھیں۔ جن میں گورو جی کو اسلامی لباس پہن کر ایک حاجی کی صورت میں دکھایا جاتا تھا۔ اور لباس سے متعلق ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ:-

"بیراگی سنیاسی۔ جوگی۔ ہندو اور مسلمان وغیرہ لوگوں کے الگ الگ لباس ان کے مذاہب کا پتہ دیتے ہیں"

(نانک پرکاش سجاوت ص۲۱۸)

نامدھاری فرقہ کے قابل احترام گورو جگجیت سنگھ جی مہاراج نے فرمایا کہ:-

"لباس ہی ایک نشانی ہے۔ جس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ کون ہے"

ست جگ جیون نگوس بھادوں ص۲۰۱۷
۱۸ اگست ۱۹۶۰ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی کے اس اسلامی لباس سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ:-

"اگر کہو کہ یہ لباس اور یہ طریق مکر اور فریب سے اختیار کیا تھا۔ تو تم آپ ہی منصف بن کر جواب دو کہ کیا تمہارا نور قلب اور کانشنس باوا نانک صاحب کی نسبت یہ بات جائز رکھتا ہے کہ انہوں نے باوجود اس یک رنگی کے جو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کی تھی۔ پھر مکر اور فریب کے طریق کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور بہروپیوں کی طرح باہر سے مسلمان بنکر اندر سے ہندو رہ کر حاجیوں کے ساتھ مکہ میں چلے گئے۔ میں اس وقت اس بات پر زور نہیں دینا چاہتا کہ یہ طریق کیا ایک انسان کے حالات کے مخالف ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر ایک معمولی چال چلن کا انسان بھی ایسی فریب کی کارروائی کرے تو وہ بھی قابل ملامت ہوگا ... بہتر ہے کہ سکھ صاحبان ایک منٹ کے لئے اس کیفیت کا خاکہ اپنے اندر کھینچیں اور آپ ہی سوچیں کہ ایسی حرکات ایک پارسا انسان کے چال چلن کو داغ لگاتی ہیں یا نہیں۔ راستبازوں کی زندگی نہایت صفائی اور سادگی سے ہوتی ہے اور وہ اس طرح کے فریبوں سے طبعاً کراہت ہیں۔ جو ان کی یک رنگی میں خلل انداز ہوں"۔ (ست بچن ص۵۳-۵۲ حاشیہ)

پس ہم یہ بات کسی حالت میں بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ گورو نانک ایسے قدر رسیدہ انسان نے یہ اسلامی لباس محض بہروپیوں کی طرح اختیار کیا تھا۔ گورو نانک جی کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ جو لوگ اپنے قول اور فعل سے گورو نانک جی کو ایک ریاکار انسان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ گورو نانک جی سے انصاف نہیں کرتے

اس سلسلہ میں دوسری بات یہ بیان کی جاتی ہے کہ گورو نانک جی مکہ شریف پہنچکر خانہ کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سو گئے تھے۔ اس قسم کی نازیبا اور لغو حرکت گورو نانک جی کی طرف منسوب کرنے والے سکھ دوست اگر اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان پر یہ واضح ہو جائے گا کہ ان کی یہ بات بھی محض افتراء ہے۔ اور گورو نانک ایسے صاحب اخلاق اور بلند کردار انسان کے شایان شان نہیں۔ دوسروں کے مقامات مقدسہ کا احترام انسانیت کی ایک ضروری اور بنیادی بات ہے جو لوگ دوسروں کے مقامات مقدسہ کا احترام نہیں کرتے انہیں دنیا کا کوئی بھی انسان خواہ وہ کسی مذہب اور ملت سے تعلق رکھتا ہو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتا خود سکھوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اگر کسی سکھ نے بھول سے بھی کسی گوردوارے کی طرف پیٹھ کر دی یا پاؤں کر دئے تو سکھوں نے اسے نرمی محبت سے سمجھانے کی بجائے مارپیٹ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوے سال کا سکھ گوردوارہ دوکھ نواسن (پٹیالہ) میں درشنوں کے لئے گیا۔ غلطی سے اس کی پیٹھ دربار صاحب کی طرف ہو گئی۔ سیواداروں نے اسے نرمی سے سمجھانے کی بجائے اس کی خوب مرمت کی۔ اور وہ بیچارہ نڈھال ہو گیا۔ جب یہ شکایت گوردوارہ کے منیجر صاحب تک پہنچی تو انہوں نے بجائے سیواداروں کو کچھ کہنے کے الٹا شکایت کرنے والوں کو ہی ڈانٹ پلائی اور یہاں تک کہا کہ بہتر ہوتا کہ ایسے بوڑھے کو سیوادار برچھی مار کر ہلاک کر دیتے اس نے دربار صاحب کی طرف پیٹھ کر کے سخت حماقت کی ہے۔

(ملاحظہ ہو اخبار رجیت پٹیالہ ۲ اگست ۱۹۵۳ء)

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ اگر کسی معصوم بچے یا ان کی اتفاقیہ طور پر بھی ہر مندر صاحب کی طرف پیٹھ ہو جائے تو دربار صاحب کے سیوادار اسکو مارپیٹ کرنے سے دریغ نہیں کرتے" (ملاحظہ ہو رسالہ پریت لڑی مئی ۱۹۵۲ء)

جو لوگ اپنے کسی مقدس مقام کی طرف غلطی سے کسی شخص کا پیٹھ کر کے بیٹھ جانا بھی ناقابل برداشت سمجھتے ہیں اور اس جرم کی پاداش میں جان سے مار دینا بھی جائز اور کار ثواب خیال کرتے ہیں۔ انہیں اس بارہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ جبکہ ان کے ودوان لوگوں کو یہ درس بھی دیتے رہتے ہیں کہ:- "گوردوارہ کی دہلیز پر پاؤں رکھنا بے ادبی ہے ... گورو گرنتھ صاحب اور کیرتن کرنے والوں کی طرف پیٹھ کرنا یا پاؤں پھیلانا مناسب نہیں" (ترجمہ [illegible])

اس صورت میں گورو نانک جی ایسے خدا رسیدہ اور برگزیدہ انسان سے یہ کیونکر توقع کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے مذہب اور اخلاق کی تمام ذمہ داریوں کو بالائے طاق رکھ کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا دئے تھے۔ اس سلسلہ میں ہم اپنے سکھ دوستوں کی خدمت میں ان کے ایک مشہور و معروف ودوان سردار جی بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل کا ایک اقتباس پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے بیان کیا ہے کہ:۔

گورو صاحب کے ......
خانہ کعبہ کے پاس جا کر سونے کو درست تسلیم کرنے میں اور بھی بہت سی مشکلات ہیں۔ جن پر بحث کرنا ہم یہاں ٹھیک نہیں سمجھتے۔"

ترجمہ از پنجابی ساہت مارچ ۱۹۶۱ء

اپنے اس بیان کی تشریح میں سردار صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک "کافر" ایسی جگہ جاتا ہے جہاں جانے کی اسے اجازت نہیں اور دوسرے مذہب کے سب سے بڑے مقدس مقام میں حاجیوں کی شکل بنا کر جاتا ہے۔ اور وہاں جا کر بے حرمتی کرنے کی جرأت کرتا ہے اور وہ بھی اس مذہب کے ایسے لوگوں میں جو بہت متعصب ہیں۔ اور ایک "کافر" کو اپنے پوتر استھان میں دھوکہ سے داخل ہونے کی وجہ سے ہی اور اس سے بڑھ کر غلطی سے نہیں بلکہ عمداً بے حرمتی کا مرتکب ہوتے دیکھ کر جان سے مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔"

(ترجمہ از پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۱ء)

ہم سردار جی بی سنگھ جی کی اس بات سے متفق ہیں کہ اگر گورو نانک جی مکہ معظمہ پہنچ کر کعبہ شریف کی عمداً توہین کرنے کے مرتکب ہوتے۔ جیسا کہ اشوک جی اور ان کے ہم خیال سکھوں کا خیال ہے کہ گورو جی نے اپنے پاؤں کعبہ کی طرف پھیلا دئے تھے۔ تو اس صورت میں گورو نانک جی کا وہاں سے زندہ لوٹ کر آنا محال تھا۔ عرب کے لوگ حضور بیت اللہ کے مجاور اور خدام انہیں کبھی بھی زندہ نہ چھوڑتے اور ہم یہ بات دعوے سے کہتے ہیں جس سے کہ اشوک جی اور ان کے ہم خیال لوگوں کو بھی انکار نہیں ہوگا کہ اگر کوئی مسلمان سکھوں کا لباس پہن کر اور ست سری اکال کے جیکارے بلاتا ہوا دربار صاحب امرتسر چلا جائے اور وہاں جا کر ہر مندر صاحب ([illegible] یا گورو گرنتھ صاحب کی طرف پاؤں پھیلا کر سو جائے تو اس کا سلامت واپس آنا ناممکنات میں سے ہوگا۔ سکھ اپنی کرپانوں سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ایک سکھ ودوان نے تو یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ انہیں بازار میں ایک مسلمان سکھ کے لباس میں ملا تھا تو سکھوں نے اسے اسی وقت ہلاک کر دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو گھلو گھارا صفحہ ۵۶) ایسی صورت میں کون یہ باور کر سکتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان سکھ کے لباس میں ہری مندر صاحب یا گورو گرنتھ صاحب کی توہین کا مرتکب ہو تو اس کی جان سلامت رہ سکتی ہے۔

پس اگر گورو نانک جی مکہ میں جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سوتے اور اس طرح کعبہ کی توہین کے مرتکب ہوتے تو بقول سردار جی بی سنگھ جی وہاں سے زندہ واپس نہ لوٹتے۔

سکھ کتب سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو نانک جی کے دل میں مکہ معظمہ اور بیت اللہ شریف کے لئے بہت احترام تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایہہ مکان وڈیاں بزرگاں دا ہے"
(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۱۸)

یعنی:۔

"ہماری کیا مجال ہے کہ ہم اپنے خدا کے گھر کی بے عزتی کر سکیں — جو کراہت سے آکر زیارت کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا منکر ہے — مردانہ خوب یاد رکھو کہ کو زمانے وہ کافر ہے۔ خو[illegible] کون ہے"

(جنم ساکھی اردو صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ ۱۹۰۲ء شائع کردہ بھائی دیا سنگھ کتب فروش)

اب ناظرین غور فرماویں کہ جس کے دل میں مکہ معظمہ اور کعبہ شریف کے لئے اس قدر عقیدت و محبت کے جذبات ہیں۔ وہ کعبہ کی طرف پاؤں پھیلانے کی لغو حرکت کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری خیر الدین صاحب آف منگلی (بدوملہی) کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۳ فروری کو وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں اور نیک اوصاف کے مالک تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔
(سید اسلام خان ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ مرکزی وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہو گا کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۲۶۱

میں سلیمہ ناہید زوجہ چوہدری خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔/۲۰۰۰ ہزار روپے (۲) زیورات۔ (۱) نیکلس طلائی ایک عدد (ب) بالیاں طلائی جوڑی وزن تین تولہ قیمتی چار صد روپیہ (ج) لاکٹ طلائی مع ڈبیا اور انگوٹھی طلائی وزن تین تولہ قیمتی چار صد روپیہ۔ کل وزن طلائی زیورات چھ تولے اندازاً مبلغ ۔/۸۰۰ صد روپے صرف۔ مندرجہ بالا کل جائداد مع حق مہر مبلغ ۔/۲۸۰۰ روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے اگر کبھی ہوئی تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ سلیمہ ناہید۔ گواہ شد۔ عطا محمد خسر موصیہ سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ حال راولپنڈی (۲) خلیل احمد خاوند موصیہ ۳۔ رضیہ محمود سیکرٹری لجنہ نیا محلہ ۳/۲۶۵ کالج روڈ راولپنڈی

وصیت میں مندرجہ رقم حق مہر مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپے میرے ذمے واجب الادا ہے اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی العبد خلیل احمد خاوند موصیہ بی ۳۶۵ کالج روڈ راولپنڈی گواہ شد عطا محمد ولد خلیل احمد گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ حال راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۳

میں محمد رمضان ولد محمد حسین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد محمد رمضان معرفت انگور ادرس مین بازار وزیرآباد۔ گواہ شد غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ گواہ شد محمد خان موصی ۱۴۷۹۷ سوداگر چرم وزیرآباد۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۴

میں ناصر احمد ولد بدر الدین قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں اس لئے غیر منقولہ جائداد ان کے نام ہے میری جائداد منقولہ مندرجہ ذیل ہے سرمایہ دکان مبلغ تیرہ ہزار روپیہ بصورت تجارت ہے میں مندرجہ بالا منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا جو بھی جائداد میرے ترکہ میں ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی مذکورہ بالا سرمایہ کے ذریعہ بصورت تجارت مجھے اس وقت مبلغ ۔/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہو گی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد ناصر احمد بقلم خود وزیرآباد گواہ شد۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ گواہ شد محمد خان بقلم خود موصی ۱۴۷۹۷ سوداگر چرم وزیرآباد۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۵

میں گلزار احمد ولد مولوی محمد رفیق قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں جائداد غیر منقولہ ان کے نام ہے میری موجودہ جائداد منقولہ سرمایہ دکان مبلغ ۔/۳۰۰۰ روپے کے ذریعہ تجارت کے کاروبار پر لگا ہوا ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں بصورت تجارت میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۔/۱۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہو گی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد گلزار احمد بقلم خود پاپولر سویٹ ہاؤس۔ مین بازار وزیرآباد۔ گواہ شد غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ گواہ شد حکیم نسیم حسین سیکرٹری مال وزیرآباد

مسل نمبر ۱۷۲۶۶

میں مریم صدیقہ زوجہ عبد اللطیف خان قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ہے جو میں ایک عدد کنگن طلائی وزن ۴ تولے بعوض حق مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں نیز میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشہ (۲) بالیاں وزنی ایک تولہ ایک ماشہ قیمتی ۔/۱۳۰ روپے ہے کل قیمت بمعہ حق مہر مبلغ ۔/۶۳۰ روپے صرف اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامۃ مریم صدیقہ زوجہ عبد اللطیف خان ڈیریانوالہ گواہ شد:۔

۱۔ عبد اللطیف خان ولد مولوی محمد منشی خان ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ

۲۔ چوہدری عبد السلام خان ولد اسمٰعیل خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری گھمن ڈاکخانہ جودھا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۷

میں عبد اللطیف خان ولد مولوی محمد منشی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میرے والد اس وقت بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں لہٰذا ابھی میری کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۱۵۹ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر جس قدر بھی میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی نیز اگر میں اپنی کوئی جائداد پیدا کروں تو جو وصیت میں اس پر ادا کر چکوں تو وہ ادائیگی میری کل جائداد سے منہا کر دی جاوے گی۔ العبد عبد اللطیف خان ولد مولوی محمد منشی خان صاحب معرفت کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب میرپور آزاد کشمیر براستہ جہلم گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد الدین ولد نبی بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور ۲۔ خاکسار فضل عمر ولد الملک محمد شفیع قائد علاقائی آزاد کشمیر۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۸

میں مبشر احمد ولد برکت علی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میں طالب علم ہوں اس وقت مجھے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۔/۲۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد بقلم خود مبشر احمد سٹوڈنٹ تھرڈ ایئر معرفت میاں برکت علی صاحب سوداگر چرم۔ وزیرآباد۔ گواہ شد۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ بقلم خود برکت علی سوداگر چرم وزیرآباد۔

مسل نمبر ۱۷۲۶۹

میں فضل نور بیگم بیوہ ماسٹر سراج دین قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد ۸ ماشہ بالیاں طلائی قیمتی تقریباً ۔/۸۰ روپے نقد مبلغ یک صد روپے پنشن سلائی مشین ایک سو بیس روپیہ کل جائداد مندرجہ مبلغ تین صد روپیہ کی ہے حق مہر مبلغ چار صد روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ مجھے اس وقت ماہوار جیب خرچ مبلغ دس روپے میرے لڑکے کی طرف سے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا فضل نور بیگم زوجہ غلہ منڈی گلی عزت خان وزیرآباد۔ گواہ شد۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد گواہ شد۔ بقلم خود مشتاق احمد پسر موصیہ وزیرآباد۔

نوٹ :۔ وصیت میں مندرجہ جائداد اور جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔ العبد مشتاق احمد پسر موصیہ

مسل نمبر ۱۷۲۷۰

میں مبارکہ سلطانہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیرآباد ضلع حیدرآباد براستہ ٹنڈو الہ یار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ رمئی ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت خانہ داری کرتی ہوں اور میرے والدین مجھے جیب خرچ مبلغ دس روپے ماہوار دیتے ہیں جن کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں نیز میں نے اسی جیب خرچ سے مبلغ ۔/۶۰ روپے پس انداز کئے ہیں ان کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں اگر آمد میں کوئی کمی بیشی ہو گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس کے علاوہ جو بھی جائداد پیدا کروں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ مبارکہ سلطانہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب گواہ شد۔ پیر محمد ولد محمد بخش موصی ۶۷۳۱ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیرآباد۔ گواہ شد۔ نعیم احمد ولد چوہدری فضل احمد موصی ۱۵۹۶۵ پریذیڈنٹ خیرپور میرس۔

مسل نمبر ۱۷۲۷۱

میں چوہدری نسیم احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیرآباد ضلع حیدرآباد۔ براستہ ٹنڈو الہ یار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی سنہ ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت طالب علم ہوں اور میرے والدین ماہوار مجھے جیب خرچ مبلغ ۔/۲۰ روپے دیتے ہیں جن کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے نیز میں نے اس جیب خرچ سے مبلغ ۔/۱۲۰ روپے جمع کئے ہیں ان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ آمد کی کمی بیشی کی صورت میں میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد نعیم احمد ابن چوہدری فضل احمد صاحب منیجر بشیرآباد اسٹیٹ ڈاکخانہ تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد۔

گواہ شد۔ محمد صادق ولد منشی محمد الدین وصیت ۱۲۳۰۸ بشیرآباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فاص ضلع حیدرآباد (سندھ)

۲۔ گواہ شد۔ پیر محمد ولد محمد بخش موصی ۶۷۳۱ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیرآباد اسٹیٹ۔ تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۸ اپریل۔ ضلع جیسور کے سب ڈویژن نڑائل کے تیرہ دیہات میں ہولناک طوفان سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے اور ایک سو سے زائد مجروح ہو گئے طوفان ایک گھنٹہ جاری رہا اور اس سے بیسیوں پختہ عمارتیں بھی منہدم ہو گئیں ابھی تک نقصانات کی تفصیل موصول نہیں ہوئی ہے

ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس طوفان میں جو گزشتہ جمعرات کو آیا تھا سینکڑوں کچے مکان منہدم ہو گئے اس کے علاوہ پندرہ سکولوں کی عمارتیں اور کئی مساجد شہید ہو گئیں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور بہت سے ٹیوب ویلوں کو نقصان پہنچا۔

گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان کی صدارت میں کل صوبے کے اعلےٰ حکام کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع جیسور میں طوفان کی تباہ کاری سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور متاثرہ لوگوں کو فوری امداد مہیا کرنے سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے

● راولپنڈی ۸ اپریل۔ صدر ایوب آئندہ سال صدارتی انتخاب لڑیں گے اس امر کا اعلان کل شام قومی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کیا۔ انھوں نے حزب اختلاف سے اپیل کی کہ وہ انتخابی پروگرام کی کامیابی کے لئے حکومت سے تعاون کرے۔

● راولپنڈی ۸ اپریل۔ صدر ایوب ہرنیا کے اپریشن کے بعد بتدریج صحت یاب ہو رہے ہیں اور انھیں نیک تمناؤں کے لاتعداد پیغامات وصول ہو رہے ہیں۔ دریں اثنا متعدد شخصیتوں نے ہسپتال میں مزاج پرسی کے لئے ان سے ملاقات کی۔

صدر ایوب نے ان ہمدردوں اور مداحوں کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی صحت یابی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ اور ہسپتال میں ان سے ملاقات کی ہے

● کھلنا ۸ اپریل۔ کھلنا اور کلکتہ کے درمیان چلنے والی ٹرین گزشتہ ایک ہفتہ سے بند ہے کیونکہ ایک ہفتہ قبل کلکتہ میں گاڑی کے پاکستانی گارڈ کو گرفتار کر لیا گیا اور اسے زدو کوب کیا گیا جس کے بعد پاکستان ایسٹرن ریلوے کے گارڈوں نے بھارت کی جانب سے حفاظت کا یقین نہ دلانے تک بھارت کے سفر پر جانے سے انکار کر دیا ہے پاکستان ایسٹرن ریلوے نے اس سلسلہ میں مغربی بنگال کی ریلوے سے سخت احتجاج کیا ہے

گرفتار ہونے والے پاکستانی گارڈ کو کل صبح مشرقی پاکستان دھکیل دیا گیا اس کی حالت بہت خراب بتائی جاتی ہے۔

● سری نگر ۸ اپریل کشمیر کے ممتاز مسلمان لیڈر اور مرکزی مجلس عمل کے سیکرٹری مولانا مسعودی نے ایجنسی فرانس سے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اگر بھارت کشمیر کے سوال پر پاکستان سے بات چیت پر آمادہ نہ ہوا تو پھر استصواب رائے ہی واحد حل ہے انھوں نے تجویز پیش کی کہ اس مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کی گول میز کانفرنس طلب کی جائے اور کشمیر کو اس میں تیسرے فریق کی حیثیت سے شامل کیا جائے۔

دریں اثنا مجلس عمل کے ذرائع کا کہنا ہے کہ شیخ عبداللہ دہلی جانے سے قبل سری نگر آئیں گے شیخ عبداللہ دہلی میں بھارتی وزیر اعظم سے بات چیت کریں گے؛

● عمان ۸ اپریل۔ شاہ حسین نے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی مکمل حمایت کریں گے انھوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ میں پاکستان کا موقف حق اور انصاف پر مبنی ہے اور اردن دنیا کے ہر خطے کے عوام کے لئے حق خود ارادیت کے اصول کا حامی ہے۔

شاہ حسین نے یہ بات پاکستان کے غیر سرکاری کشمیری وفد کے ساتھ ملاقات کے دوران کہی جس کی قیادت میر واعظ محمد یوسف کر رہے ہے شاہ حسین نے کشمیر وفد کو یقین دلایا کہ اردن اور پاکستان ایک دوسرے کے مسائل کو حل کرنے میں ہاتھ بٹائیں گے اور ایک دوسرے سے باہمی تعاون بھی کریں گے

● راولپنڈی ۸ اپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی کل بذریعہ طیارہ یہاں سے جکارتہ روانہ ہو گئے جکارتہ میں آپ دوسری افریشیائی کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں انتظامی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے یہ اجلاس ۸ اپریل کو شروع ہو گا۔

● کراچی ۸ اپریل۔ آسٹریلیا کے سابق وزیر خارجہ لارڈ کیسی پاکستان کے چھ روزہ نجی دورے پر کل نئی دہلی سے لاہور پہنچ رہے ہیں لاہور سے آپ راولپنڈی اور پھر کراچی جائیں گے

● لاہور ۸ اپریل۔ کل صوبائی اسمبلی میں یادگار پاکستان کی تعمیر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ٹیکس عاید کرنے کا بل پیش کیا گیا جس پر حزب اختلاف کے ارکان نے شدید نکتہ چینی کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ بل واپس لے لے کیونکہ اس مسودہ قانون میں سرمایہ فراہم کرنے کے جن ذرائع کا ذکر کیا گیا ہے وہ غیر اسلامی ہیں۔

ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۸ اپریل بروز بدھ مکرم و محترم مولوی غلام باری صاحب سیف "غیر مبائعین کے مسلک کا تاریخی جائزہ" کے موضوع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۸-۱۵ بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

● نئی دہلی ۸ اپریل۔ اقلیتوں کے مسائل طے کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کی کانفرنس کل یہاں شروع ہو گئی۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں پاکستان کے وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی بحال کرنے کے لئے سب سے پہلے بھارت سے مسلمانوں کا جبری انخلا بند کیا جانا چاہیئے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ بھارت سے مسلمانوں کے اخراج کے واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک مشترکہ جوڈیشنل مشینری قائم کی جائے۔ خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ بھارت سے مسلمانوں کا اخراج دونوں ملکوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنیادی وجہ ہے آپ نے کہا کہ ہمیں اقلیتوں کے مسئلہ کا ایک ایسا معقول اور موثر حل تلاش کرنا چاہیئے جو انصاف پر مبنی ہو۔ وزیر داخلہ پاکستان نے کہا کہ پاکستانی وفد کھلے دل سے بات چیت میں شریک ہو رہا ہے اور اس کی یہ پرخلوص خواہش ہے کہ اس مسئلہ کا حل ڈھونڈ نکالا جائے جو اب خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ آپ نے کہا "میرا وفد پرانے زخموں کو تازہ کرنے اور الزام تراشی کی بجائے اس مسئلہ کے مستقل حل پر زور دے گا۔ کل کانفرنس کے دو اجلاس ہوئے پہلا اجلاس جو کل صبح ہوا تقریباً سوا دو گھنٹے جاری رہا۔ اور اس میں دونوں وفدوں کے رہنماؤں نے پہلے سے تیار کی ہوئی رسمی تقریریں کیں۔

کانفرنس نے شام کے اجلاس میں اقلیتوں کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے دو کمیٹیاں تشکیل دیں۔ ان میں ایک کمیٹی دونوں ملکوں میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی بحال کرنے اور اقلیتوں میں تحفظ اور اعتماد کا احساس پیدا کرنے پر غور کرے گی۔ دوسری کمیٹی ایک ملک سے دوسرے ملک کو ترک وطن کر کے چلے جانے والوں اپناہ گزینوں کی نقل و حرکت اور بھارتی صوبوں مغربی بنگال آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کے اخراج کے بارہ میں غور کرے گی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ربوہ کی طرف ہوتا ہے" (منہ)

ہم زبیری صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ کیا وہ ثابت کر سکتے ہیں کہ یورپ۔ افریقہ۔ ایشیا۔ انڈونیشیا۔ امریکہ میں جو مساجد جماعت احمدیہ نے بنائی ہیں ان کا رخ مکہ کی طرف نہیں بلکہ قادیان اور ربوہ کی طرف ہے۔ پھر جس قرآن کریم کے تراجم جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک کی زبانوں میں شائع کئے ہیں وہ وہ قرآن کریم نہیں ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ (باقی)

● راولپنڈی ۸ اپریل۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جی معین الدین کو مسٹر اختر حسین کی جگہ چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ مسٹر جی معین الدین پاکستان کی سول سروس کے ایک بہت سینیئر افسر ہیں اور اس وقت پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری ہیں۔ مسٹر اختر حسین نے چیف الیکشن کمشنر کے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے وہ نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں۔

● انقرہ ۸ اپریل۔ ترکی نے یونان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر قبرص میں مقیم ترک فوج پر یونانیوں نے کوئی حملہ کیا تو اسے ترکی کے خلاف جارحانہ کارروائی سمجھا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کل ترکی کے سفیر نے یونان کے وزیر خارجہ کو اپنی حکومت کا احتجاجی مراسلہ دیا۔ اس مراسلہ میں یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ قبرص میں مقیم یونانی فوج ترک باشندوں کی حفاظت پر مامور ترک فوج پر حملہ کر دے گی کیونکہ اس کے ارادے اچھے نہیں ہیں۔

● کراچی ۸ اپریل۔ کل صبح لالوکھیت کے علاقہ میں مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس الٹ گئی۔ اس حادثہ میں چار مزدور ہلاک اور چھتیس شدید زخمی ہوئے یہ حادثہ بس کا ایکسل ٹوٹ جانے کی وجہ سے پیش آیا۔ بس کا ڈرائیور اور کنڈکٹر فرار ہو گئے ہیں۔ حادثہ کی خبر لالوکھیت میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور سینکڑوں لوگ اپنے احباب کی خیریت دریافت کرنے کے لئے موقع پر پہنچ گئے۔

پتہ مطلوب ہے

حافظ قادی فتح محمد صاحب کا پتہ مطلوب ہے حافظ صاحب خود یا کوئی اور دوست ان کے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ الفرقان۔ ربوہ)

یہ سائیکل کس کا ہے

کسی دوست کا سائیکل بروز جمعہ مسجد مبارک کے قریب سے ملا ہے جن صاحب کا ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴